



سوال

(282) ظہر سے پہلے زوال کا وقت کتنا ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ظہر سے پہلے زوال کا وقت کتنا ہوگا یعنی ممنوع وقت۔ کسی کیلنڈر میں تو ۲۵ منٹ کا وقفہ لکھا ہوتا ہے جو زیادہ لگتا ہے اور بعض میں ۱۵۔۲۰ منٹ ہوتا ہے۔ آپ بتائیں کہ صحیح کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم نے زوال معلوم کرنے کا ضابطہ بیان کیا ہے، کہ ایک سیدھی لکڑی کھڑی کی جائے۔ پس جب سایہ گھٹنے گھٹتے انتہاء کو پہنچے۔ یعنی اس کے بعد نہ گھٹے۔ بلکہ بڑھنا شروع ہو جائے، تو یہ سایہ اصل ہے اور جس سایہ پر سورج ڈھلا ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ صرف وہی سایہ معتبر ہے، جو اس کے سوا ہے۔ (شرح رسالہ ابن ابی زید)

اور ”شامی“ میں ہے، کہ اگر کوئی لکڑی لے کر زمین میں زوال سے پہلے گاڑ دے اور سایہ کا انتظار کرے، جب تک وہ لکڑی کی طرف گھٹتا رہے، اور جب انتہاء تک پہنچ کر پھر بڑھنا شروع ہو، تو اس سایہ کو جو بڑھنے سے پہلے ہے، یاد رکھیں یہی سایہ اصلی ہے اور جب سایہ اصلی سائے کے دو مثل یا ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صاحب ”العون“ فرماتے ہیں:

’ضابطہ ما یعرف بہ زوال کل بلد، ان یدقّ وتبدی حائط، أو خشبہ موازیاً للقطب یمائیا، أو شمالیا، فینظر لظلہ۔ فمما ساداه فذلک وسط النّار۔ فاذا انال الی المشرق میلاناً فذلک الزّوال، وأوّل وقت الظّہر‘ (۱۵۶/۱)

حدیث میں ہے:

’فاذا أقبل الفیض فصل۔‘ (صحیح مسلم، باب إسلام عمرو بن عبسہ، رقم: ۸۳۲) یعنی سایہ جب بجانب مشرق ظاہر ہو جائے، تو نماز پڑھ لو اور دوسری روایت میں ہے: ’حتی تمیل الشمس‘ صحیح مسلم، باب الأوقات الّتی نبی عن الصّلاۃ فیہا، رقم: ۸۳۱

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’ووقت الاستواء المذكور، وان كان ضیقاً لا یسغ صلوة الا انہ یسغ التحریمة۔ فحرم تعدّ التحريم فیہ المرعاة: ۵۳/۲



یعنی آسمان پر سورج کے برابر ہونے کا وقت اگرچہ تھوڑا اور نماز کے لیے ناکافی ہے، لیکن حرمت کے اعتبار سے اس میں وسعت ہے۔ وہ اس طرح کہ حرام کردہ شے کا اس میں قصد کرنا حرام ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حرمت کے چند لمحات ہیں، جو سورج چند سیکنڈ میں طے کر لیتا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ کرنا مشکل امر ہے۔ البتہ احتیاطاً چار پانچ منٹ انتظار کر لیا جائے۔ حضرت محدث روپڑی رحمہ اللہ بھی بے حد تقلیل سے تعبیر فرمایا کرتے تھے۔ باقی سوال میں ذکر کردہ تحدید غیر متصور ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 280

محدث فتویٰ